رسالہ انجمن قصور۔ایک تعارف

ڈاکٹر عطاالرحمٰن میو

Dr. Ata-Ur-Rehman Meo

Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

فردوس ضیا

Firdous Zia

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

Magazines and journals have played an important role in the development and promotion of Urdu language.Numerous magazines and journals were issued from all over the country.The 19th century has been the most important century for Urdu journalism.Beside English and Persian newspapers,the first Urdu newspaper came to light in 1822.Many papers and magazines came out in imitation of it.The magazine of Anjuman e Kasur "Risala" is an important link in this chain.This magazine" Risala"spoke well about the goals of the association"Anjuman e Kasur".This magazine also published the essays and articles by famous and important personalities like Muhammad Hussain Azad, Sir Syed Ahmed khan, Altaf Hussain Hali etc.Apart from literary, scientific and historical aspects,this magazine also published the proceedings of Anjuman e Kasur association.The first issue of the "Risala" appeared in 1874 and is traced back to 1889. This magazine also played an important role in promoting the aims of Sir Syed movement.

انیسویں صدی اُردو صحافت کے لیے نیا سورج لے کر طلوع ہوئی۔ انگریزی اور فارسی اخبارات وجرائد کے جلو میں

۱۸۲۲ء میں اخبار ''جام جہاں نما'' نے قدم رنجہ فرمایا، جو اُردو صحافت میں خشت اول ثابت ہوا۔ یہ اخبار اپنے مضامین، معاصر سیاسی وسماجی صورت حال کی عکاسی اور زباں و بیان کے عمدہ اسلوب کی کی بنا پر لائق تحسین قرار پایا۔ یہ اُردو کا پہلا اخبار تھا، اس کے مدیر منشی سدا سکھ لعل تھے۔(۱) ڈاکٹر ہارون عثمانی کے مطابق: ایک فارسی اخبار ''آئینہ سکندری'' نے بھی اپنے اجرا کے بارہ سال بعد ۱۸۳۴ء میں اُردو ضمیمے کا اضافہ کیا، یہ اخبار گورنر بمبئی کی خواہش پر جاری کیا گیا تھا۔لہٰذا آزاد اخبار کی خوبیاں عنقا تھیں۔(۲) اُردو صحافت کی یہی روایت ''اخبار دہلی'' کی صورت میں سامنے آئی، جسے مولوی محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر نے پروان چڑھایا۔ ''اخبار دہلی'' کا اجرا ۱۱۰ اکتوبر ۱۸۳۵ء کو دہلی سے ہوا۔۱۰ مئی ۱۸۴۰ء کو اس کا نام ''دہلی اُردو اخبار'' ہوگیا۔(۳) اخبار کا اٹھائیسواں شمارہ منظر عام پر آیا تو سرورق پر دہلی اُردو اخبار کے بجائے اخبار الظفر دہلی لکھا جانے لگا۔(۴) ''سید الاخبار دہلی''(۵)، ''قران السعدین''،(۶) ''فوائد الناظرین''، ''محبِّ ہند''(۷) اور ''رسالہ خیر خواہ ہند''(۸) نے اُردو صحافت کے لیے مہمیز کا کام کیا۔

۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بعد جہاں ملک کے طول وعرض سے بہت سے اخبارات و جرائد منظر عام پر آئے وہاں سرسید احمد خاں نے علی گڑھ سے تہذیب الاخلاق جاری کیا،(۹) جس نے اُردو نثر کی ترقی اور اصناف اُردو نثر کی ترویج میں بنیادی کردار ادا کیا۔۱۸۶۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور کا قیام عمل میں آیا اور انجمن پنجاب کی داغ بیل ڈالی گئی۔ساتھ ہی انجمن پنجاب (۱۰) نے اپنے مقاصد کی ترجمانی کے لیے لاہور سے اپنا رسالہ ''رسالہ انجمن اشاعت مطالب مفیدہ پنجاب'' جاری کیا۔جس کی ادارت مولانا محمد حسین آزاد کے پاس تھی۔(۱۱) اس میں سائنس، علم وادب، معاشرہ، جغرافیہ، تاریخ، سیاست، طب، معیشت اور معلومات عامہ پر مضامین شائع ہوتے تھے۔عربی فارسی اخبارات سے بھی خبریں ترجمہ کی جاتی تھیں۔

کہتے ہیں خربوزے کو دیکھ کے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ لاہور میں قائم ہونے والی انجمن پنجاب کے اثرات دیگر علاقوں پر بھی پڑے۔خصوصاً سرسید احمد خاں کی علمی و تعلیمی تحریک اپنی مدد آپ کے تحت تعلیمی اداروں کے قیام کو اہل قصور نے خوش آمدید کہا اور ایک مشنری جذبے کو بروئے کار لاتے ہوئے ۱۸۷۳ء میں قصور شہر کے شرفا اور رؤسا نے باہم مشاورت اور اتفاق قوم کی غم خواری اور انھیں زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے ایک مدرسہ قائم کیا۔جس کا نام برینڈرتھ سکول قرار پایا، پہلے سے جاری سرکاری سکول بھی اسی سکول کا حصہ بن گیا۔اس مدرسے میں انگریزی، فارسی، عربی، اُردو اور ریاضی کی تعلیم دینے کا بندوبست کیا گیا اور اس کے انتظام وانصرام کے لیے سولہ برگزیدہ و منتخب اشخاص کی ایک مجلس موسوم بہ ایجوکیشنل کمیٹی قائم کی گئی۔(۱۲) اسی کے ساتھ ہی کمیٹی نے عورتوں کی تعلیم وتربیت کے لیے بھی چار زنانہ مدرسے بھی قائم کیے۔جن میں صنعت وحرفت کی تعلیم دی جاتی تھی۔

چھے جولائی ۱۸۷۴ء کو ایک جلسۂ عام میں مدارس کی تعلیمی ترقی کو دیکھتے ہوئے اس اجتماعی کاوش کو انجمن مفید عام قصور کا نام دیا گیا اور اس کے درج ذیل مقاصد قرار پائے۔

۱۔ جاری رکھنا اپنے شہری مدارس زنانہ ومردانہ انگریزی وفارسی، عربی، سنسکرت کا۔
۲۔ فراہم کرنا ایک کتاب خانہ کا جس میں واسطہ امداد تعلیم کے تمام مروجہ علوم والسنہ کی کتابیں شامل ہوں۔
۳۔ قائم کرنا تعلیم صنعت وحرفت کا مردوں اور عورتوں کے۔
۴۔ کھولنا لگانا ایک بازار تجارت کا جس میں دیسی مصنوعات کی عام خرید وفروخت بہ سہولت ممکن ہو۔
۵۔ مقرر کرنا ایک مطبع کا بغرض اجرائے رسالہ علوم وفنون مفیدہ کے۔(۱۳)

انجمن قصور نے اپنے ''رسالہ'' کی اشاعت کے لیے پہلے مطبع قادری قائم کیا تا کہ انجمن کے اشاعتی منصوبوں میں کسی

قسم کا خلل واقع نہ ہو۔ ''رسالہ'' کی ایڈیٹری ومنصرمی کے لیے مولوی سیف الحق ادیب (۱۴) اور ''رسالہ'' کی تذہیب اور کتابت کے لیے شاہزادہ میرزا نصیرالدین حیدر، فانی (۱۵) کو دلی سے خاص طور پر بلوا کر اعزاز تقرر بخشا اور باقی عملہ کو لاہور اور قصور سے بھرتی کیا۔ (۱۶) ''رسالہ'' انجمن قصور کا پہلا شمارہ، جولائی واگست ۱۸۷۴ئمیں منظر عام پر آیا۔ جس کا سرورق تذہیب کا عمدہ نمونہ تھا۔ پیشانی پر یہ شعر درج ہوتا تھا:

حکمت طلب وبزرگی آموز
تا بہ نگرند روزت از روز (۱۷)

جلد ۷ (بابت ماہ جولائی ۱۸۸۰ء) نمبر ۷

رسالہ
انجمن) (مولوی سیف الحق صاحب کے اہتمام سے) (قصور
مطبع قادری انجمن مفید عام قصور میں چھاپا گیا

''رسالہ'' انجمن قصور کے اغراض ومقاصد درج ذیل تھے:

الف۔ دیسی زبان کے ذریعہ سے علوم قدیمہ وجدیدہ کا شائع کرنا۔

ب۔ ضروریات ملک کے مطابق صنعت وحرفت کا رواج دینا۔

ج۔ قوم وملک کی عزت و دولت اور تہذیب اخلاق کے وسایل کا یہ انسدادِ رسوم قبیحہ بہم پہنچانا۔

انجمن قصور اپنے جملہ امور میں خودمختار تھی۔ اس نے اپنی مدد آپ کے تحت اپنے جملہ مصارف برداشت کیے۔ ''رسالہ انجمنِ قصور'' نے بڑے اچھے انداز میں انجمن کے مقاصد کی ترجمانی کی۔ رسالہ میں علمی وادبی، سائنسی، تاریخی، سیاست مدن اور جغرافیہ کے علاوہ انجمن کی روز افزوں ترقی اور حکام کی خبریں بھی شائع کی جاتی تھیں۔ نیز انجمن کے تحت منعقد ہونے والے جلسوں کی کارروائیاں بھی رسالہ کی زینت بنتی تھیں۔ انجمن نے ''رسالہ'' کے اشاعتی امور کی بہتری کے لیے اپنے دور کے سات عالم فاضل لوگوں کی کمیٹی بھی ترتیب دے رکھی تھی، جو ''رسالہ'' میں شائع ہونے والی نگارشات پر گہری نگاہ رکھتی تھی۔ انجمنِ قصور نے ''رسالہ'' کی اشاعتی کمیٹی میں ۱۸۷۶ء میں دو منتخب ممبران ڈپٹی غلام نبی (۱۸) اور مولوی محمد حسین آزاد (۱۹) کا اضافہ کیا۔ تاکہ ''رسالہ'' میں معیاری مضامین کی اشاعت کو ممکن بنایا جائے۔ ''رسالہ'' انجمنِ قصور میں جولائی ۱۸۷۴ء سے ۱۸۸۱ء تک جن لوگوں نے ادارت کے فرائض ادا کیے۔ ان کے نام اور عرصۂ ادارت اس طرح ہے:

۱۔ مولوی سیف الحق ادیب
اگست ۱۸۷۴ء سے نومبر ۱۸۷۴ء

۲۔ میرزا نصیرالدین حیدر، فانی، دہلوی
دسمبر ۱۸۷۴ء سے جون ۱۸۷۵ء

۳۔ مرزا فتح محمد بیگ
۲۹ جولائی ۱۸۷۵ء سے ستمبر ۱۸۸۰ء

4۔ مولوی سیف الحق ادیب

جولائی ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۲ء

''رسالہ'' میں جولائی ۱۸۷۴ء سے ۱۸۸۱ء تک شائع ہونے والے مضامین کی اجمالی تفصیل یہ ہے:

☆ ۱۰ جولائی سے اخیر دسمبر تک (6 مہینے میں) 7 جلسے انجمن کے بہ شمول ان دو مبارک جلسوں کے منعقد ہوئے جو بتقریب خیر مقدم عالی جناب فنانشل کمشنر بہادر ملک پنجاب اور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ۱۴ نومبر اور ۱۴ دسمبر ۱۸۷۴ء کو منعقد ہوئے تھے اور کل چار رسالے ایک بابت ماہ ہائے جولائی و اگست ۱۸۷۴ء کے اور دوسرا بابت ماہ ہائے ستمبر و اکتوبر کے اور دو رسالے علیحدہ علیحدہ بابت ماہ نومبر اور دسمبر ۱۸۷۴ء کے شائع ہوئے جن میں علاوہ دو سپاسناموں اور تقاریر متعلقہ جلسہ کے ۳۴ مضمون یعنی مصطلحاتِ عدالت کا سلسلہ مصنفہ ڈپٹی غلام نبی خان صاحب بہادر اور مضمون قانونی کا سلسلہ مؤلفہ سوڈہی حکم سنگھ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب اور تاریخ اُردو مدونہ مولوی محمد حسین صاحب آزاد اور نثرِ عاری مصنفہ مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی خصوصاً بڑے مفید اور قابلِ قدر شائع ہوئے۔

(جنوری ۱۸۸۱ء ص:۱۹)

۱۸۷۵ء میں انجمنِ مفید عام قصور نے بنظرِ حزم و احتیاط اور شائستہ کارروائی ہونے کے ۷ لائق آدمیوں کی ایک مجلس اشاعتِ علوم بھی اس غرض سے مامور فرمائی کہ وہ رسالہ کے وقت پر نکلنے اور اس کے نیک و بد کے متعلق ہر قسم کی نگرانی رکھے اور نیز علوم و فنونِ مفیدہ کے چیدہ چیدہ مضامین سے اس کی امداد کرتی رہے۔

(جنوری ۱۸۸۱ء، ص:۳۰)

۱۸۷۶ء میں ''رسالہ'' انجمن قصور کی کمیٹی اشاعت علوم میں دو منتخب ممبر یعنی ڈپٹی غلام نبی خان صاحب بہادر اور جناب مولوی محمد حسین صاحب آزاد عربی پروفیسر کالج لاہور اور زیادہ کیے گئے تاکہ رسالہ کے نیک و بد اور اس کی عمدہ اشاعت کی کافی نگرانی کی جائے۔

(جنوری ۱۸۸۱ء، ص:۴۱)

''رسالہ'' انجمن قصور میں ۱۸۷۷ء میں ۸۷ کامل و مسلسل بذریعہ تراجم و انتخابات چھاپے گئے۔ جن سے نہ صرف متعلموں ہی کو فائدہ پہنچا، بلکہ معلموں کے تجربۂ تعلیم کو بھی ان سے قابلِ لحاظ مدد پہنچی۔ اس سال درج ذیل نامور شخصیات کے مضامین ''رسالہ'' کے حصہ بنے:

اونریبل مولوی سید احمد خان صاحب بہادر نجم الہند،
مولوی سید مہدی علی خان بہادر فائنینشیل کمشنر سرکار آصفیہ دکن،
مولوی چراغ علی خان صاحب بہادر نائب مدار المہام دکن،
مولوی مشتاق حسین صاحب
پرنسپل کالج حیدر آباد،
مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی،
مولی سید محمد حسین صاحب آزاد، پروفیسر عربی، کالج لاہور (ص ۵۷:)

''رسالہ'' انجمن قصور میں ۱۸۷۸ء میں ۴۰ مختلف و متفرق مضمون شائع ہوئے۔ جو علوم و فنونِ جدیدہ و مفیدہ کے حوالے

سے انتہائی اہم تھے۔

۱۸۷۹ء میں جو علمی، تہذیبی، اخلاقی اور عام بہبود کے مضامین شائع ہوئے وہ یہ ہیں: فضیلت کی پگڑی، نصائح ارجمند ، انگریزوں اور دیسیوں کے میل جول نہ ہونے کے اسباب انگریزی تعلیم اور ہندوستانیوں کا تعلم، عزت، ملکی قحط سے کشمیریوں کی حالت اور یوروپین کے خیالات کی وقعت، ہماری قوم کو کیا کرنا چاہئے، مسدس حالی پر ریویو اور اس کے زیادہ پُر اثر ہونے کے لیے اس کا ڈراما کھینچنے کی تجویز اور مختصر اصول، مسئلہ جہاد کی ضروری تفسیر، حب ایمانی اور حب انسانی۔

۱۸۸۰ء میں ''رسالہ'' انجمن قصور میں ساٹھ مضامین شائع ہوئے۔ ''رسالہ'' کا جنوری ۱۸۸۰ء میں شائع ہونے والا شمارہ خاص اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں کتاب مرثیۂ اسلام، یعنی مسدس حالی کو مع ایک مختصر ریویو کے مکمل چھاپ کر ہندوستان کے طول و عرض میں تقسیم کیا گیا۔(۲۰)

۱۸۸۱ء میں ''رسالہ'' انجمن قصور نے جنوری کے شمارے میں ''رسالہ'' کی سات سالہ اشاعتی سرگرمیوں کی مفصل رپورٹ شائع کی۔ اس شمارے کی ضخامت ۱۰۰ اصفحات سے زائد تھی۔ رپورٹ میں انجمن قصور کے قیام سے لے کر ۱۸۸۰ء تک کی ہونے والی تعلیمی، صنعتی، دارالحرفت، رفاہ عامہ کے کاموں کی اجمالی تفصیل، زنانہ مدارس اور مردانہ مدارس کی علمی و تعلیمی ترقی نیز پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا و طالبات کی فہرست، نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کی ایک مکمل سرگزشت اور ۱۸۸۱ء میں شائع ہونے والے علمی، ادبی، سائنسی اور تعلیمی و معاشرتی مضامین جن کی تعداد پچاس سے زائد ہے، کی تفصیل موجود ہے۔ علاوہ ازیں انجمن قصور کے تحت منعقد ہونیوالے جلسوں کی روداد بھی اس کے شماروں کا حصہ ہے۔ جس سے انجمن اور ''رسالہ'' کی عمدہ کارکردگی کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ یوں تو انجمن کے بہت سے قلمی معاونین تھے، جن میں مولوی چراغ علی، مولوی سید مہدی علی خاں، مرزا فتح محمد بیگ، منشی قادر بخش وغیرہ شامل تھے۔ کچھ مشاہیر کے مضامین کی فہرست پیش خدمت ہے۔

''رسالہ'' میں چھپنے والے اہم مشاہیر کے مضامین

محمد حسین آزاد

۱۔ نظم اُردو کی تاریخ (جلد ۱، شمارہ نمبر ۳، نومبر ۱۸۷۴ء)

۲۔ تاریخ نظم اُردو (جلد ۱، شمارہ نمبر ۴، دسمبر ۱۸۷۴ء)

۳۔ اردو زبان کا دلچسپ بیان (جلد ۲، شمارہ نمبر ۵، مئی ۱۸۷۵ء)

محمد حسین آزاد نے اُردو زبان کی پیدائش، اُردو زبان کے آغاز و ارتقا، نیز نظم اُردو کی تاریخ پر جامع مضامین تحریر کیے اور اشاعت کے لیے ''رسالہ انجمن قصور'' میں ارسال کیے۔ آزاد کے یہ مضامین رسالہ انجمن قصور میں قسط وار شائع ہوئے جو بعد ازاں ان کی کتاب آب حیات کے دیباچے کے طور پر کتاب کا ابتدائیہ بنے۔ اس لحاظ سے انجمن قصور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اُردو کی پہلی باقاعدہ تاریخ کا دیباچہ بننے والے مضامین ''رسالہ انجمن قصور'' میں شائع ہوئے۔ یہ ''رسالہ انجمن قصور'' کے معیار پر مولوی محمد حسین آزاد کے اعتماد کی واضح اور روشن دلیل ہے۔

۴۔ بقیہ اُردو زبان کا دلچسپ بیان (جلد ۲، شمارہ نمبر ۸، اگست ۱۸۷۵ء)

۵۔ بقیہ اُردو زبان کا دلچسپ بیان (جلد ۲، شمارہ نمبر ۹، ستمبر ۱۸۵۷ء)

۶۔بقیہ اُردو زبان کا دلچسپ بیان (جلد۲،شمارہ نمبر۱۱،نومبر۱۸۷۵ء)

۷۔بقیہ اُردو زبان کا دلچسپ بیان (جلد۲،شمارہ نمبر۱۲،دسمبر۱۸۷۵ء)

۸۔اسلاف ہند کے طور وطریق (جلد۳،شمارہ نمبر۲،فروری۱۸۷۶ء)

۹۔عبدالرحیم خان خان خاناں کا حال (جلد۳،شمارہ نمبر۵،مئی۱۸۷۶ء)

۱۰۔نیرنگ خیال یا انشائے اُردو کے بعض دلچسپ مضمون بعنوان شہرت عام اور بقائے دوام کا دربار
(جلد۳،شمارہ نمبر۷، جولائی۱۸۷۶ء)

۱۱۔راجہ بیربر کے واقعات اور لطائف (جلد۳،شمارہ نمبر۹،ستمبر۱۸۷۶ء)

۱۲۔نیرنگ خیال (جلد۴،شمارہ نمبر۶، جون۱۸۷۷ء)

سرسید احمد خان:

۱۔ہمدردی (جلد۳،شمارہ نمبر۶، جون۱۸۷۶ء)

۲۔خوشامد (جلد۳،شمارہ نمبر۹،ستمبر۱۸۷۶ء)

۳۔رسم ورواج (جلد۳،شمارہ نمبر۱۰،اکتوبر۱۸۷۶ء)

۴۔کاہلی (جلد۴،شمارہ نمبر۳، مارچ۱۸۷۷ء)

۵۔ریاکاری (جلد۴،شمارہ نمبر۷،ستمبر۱۸۷۷ء)

۶۔آزادی رائے (جلد۴،شمارہ نمبر۹،ستمبر۱۸۷۷ء)

۷۔عورتوں کے حقوق (جلد۷،شمارہ نمبر۳، مارچ۱۸۸۰ء)

۸۔عورتوں کے حقوق پر حکیمانہ بحث (جلد۷،شمارہ نمبر۳،۱۸۸۰ء)

۹۔مسلمان رفارمر (جلد۷،شمارہ نمبر۶،۱۸۸۰ء)

۱۰۔مشرقی علوم وفنون کے غیر مفید (جلد۷،شمارہ نمبر۱۲،۱۸۸۰ء)

مولانا الطاف حسین حالی:

1۔نثر عاری ایک نہایت بامحاورہ اور شستہ مضمون زبان کے فعل اور نتیجہ کے امتیاز پر
(جلد۱،شمارہ نمبر۳،نومبر۱۸۷۴ء)

۲۔قومی ہمدردی (جلد۳،شمارہ نمبر۴،اپریل۱۸۷۶ء)

3۔مثنوی نشاط امید (جلد۸،شمارہ نمبر۱۰،اکتوبر۱۸۸۱ء)

۴۔ترجمہ شرح منتخب بوستان (جلد۸،شمارہ نمبر۱۱،نومبر۱۸۸۱ء)

سیف الحق ادیب دہلوی:

۱۔تذکرہ فضائل ومحاسن مولانا الطاف حسین حالی مع انتخاب اشعار (جلد۱،شمارہ نمبر۲،ستمبر۱۸۷۴ء)

۲۔دیوان حالی (جلد۱،شمارہ۳،اکتوبر۱۸۷۴ء)

مرزا فتح محمد بیگ:

تقریظ مسدس حالی پر اور مکمل مثنوی مسدس حالی کی اشاعت (جلد ۷، شمارہ نمبر ا، جنوری ۱۸۸۰ء)

''رسالہ'' انجمن قصور ایک معیاری رسالہ تھا، اسے مدیران بھی اچھے سلجھے ہوئے اور تجربہ کار میسر آئے، جس کی بدولت ''رسالہ'' کا اسلوب سب کی نظروں کو بھا گیا۔ رسالہ نے سرسید تحریک کے مقاصد کو فروغ دینے کی بھرپور کوشش کی۔ حاکمان وقت کی خوشنودی اور مدح سرائی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ انجمن قصور کے جلسوں کی روداد کو مسلسل شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ معاصر اخبارات اخبار کوہ نور، اخبار پنجابی، اخبار رہبر ہند، اخبار انجمن پنجاب، اخبار آفتاب پنجاب، علی گڑھ گزٹ، سول و ملٹری گزٹ، اخبار عام اور دیگر رسائل جرائد نے نہ صرف انجمن قصور کی کاوشوں کو سراہا بلکہ ''رسالہ'' انجمن قصور کی اشاعتی سرگرمیوں کی بھی تحسین کی۔ ''رسالہ'' کی اشاعتی سرگرمیوں کا سراغ ۱۸۸۹ء تک ملتا ہے۔ اس کے بعد ''رسالہ'' منظر عام پر نظر نہیں آتا۔ ''رسالہ'' نے اہل قصور کے لیے جس عمدہ معیاری اسلوب کی بنیاد رکھی۔ اس کی گونج ہمیں مقالات گارسیں دتاسی میں بھی سنائی دیتی ہے۔ میرؔ نے کہا ہے:

بارے دنیا میں رہو غم زدہ یا شاد رہو
ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو

''رسالہ'' انجمن قصور میں چھپنے والے مشاہیر کے مضامین اور ان کی افادیت کا تقاضا ہے کہ کم از کم اس پر ایم فل کا بھرپور تحقیقی مقالہ لکھا جائے جس سے رسالہ کی ادبی، علمی، تعلیمی، سائنسی، تاریخی، معاشرتی اور تحقیقی و تنقیدی جہتیں سامنے آئیں اور ادب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ صالح عبداللہ، ڈاکٹر، اُردو صحافت میں اظہار و ابلاغ کے مختلف پیرائے کا تنقیدی جائزہ، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، اشاعت دوم، ۲۰۰۹ء، ص:۲۹

۲۔ محمد ہارون عثمانی، ڈاکٹر، اُردو زبان و ادب کے فروغ میں مجلّہ ''مخزن'' لاہور کا کردار، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء، ص:۲۰

۳۔ ایضاً، ص:۲۱

۴۔ اٹھارہ سو ستاون کے اخبار و دستاویزیں ایضا، صفحہ ۶۲۔۱۶۱ بحوالہ اُردو صحافت کی مختصر تاریخ، نادر علی خاں، لاہور: بک ٹاک، ۲۰۱۴ء، ص:۱۱۲

۵۔ سرسید احمد خان کے بڑے بھائی سید محمد خان نے ۱۸۳۷ء میں اخبار ''سید الاخبار'' دہلی سے جاری کیا۔ بحوالہ اُردو صحافت میں اظہار و ابلاغ، ۲۰۰۹ء، ص:۴۱

۶۔ دہلی کالج کے پرنسپل مسٹر اشپرنگر نے ۱۸۴۵ء میں ''قران السعدین'' کے نام سے ایک ہفت روزہ جاری کیا۔ وہ خود اس کے بارے میں لکھتے ہیں: ۱۸۴۵ء میں میں نے دہلی میں پینی میگزین کے طرز پر ایک باتصویر رسالے کی بنیاد ڈالی، اس کا نام قران السعدین تھا۔ گویا مشرق و مغرب مشتری اور زہرہ تھے۔ جن کا قران اس رسالے میں ہوا تھا۔۔۔ رخصت ہوا تو یہ دیکھ کر خوشی ہو رہی تھی کہ اس کی تقلید میں بارہ سے زائد رسالے نکل رہے تھے۔

بحوالہ عبدالستار صدیقی، ڈاکٹر، مقالہ: ڈاکٹر اشپرنگر، مشمولہ: دلی کالج میگزین، قدیم دہلی، کالج نمبر ۱۹۵۳ء، ص:۱۳۶

۷۔ پندرہ روزہ فوائد الناظرین ماسٹر رام چندر نے ۲۳ مارچ ۱۸۴۵ء کو دہلی سے جاری کیا۔ جب کہ ستمبر ۱۸۴۷ء کو ماسٹر رام چندر نے دوسرا رسالہ ''خیر خواہ ہند'' کے نام سے دہلی سے جاری کیا۔لیکن جب ان کے علم میں یہ بات آئی کہ اس نام کا رسالہ مرزا پور سے پہلے ہی نکلتا ہے تو دو شماروں کے بعد اس کا نام تبدیل کر کے ''محبّ ہند'' رکھ دیا۔ بحوالہ اُردو کی مجلّاتی صحافت اور غیر ملکی ادارے، شگفتہ یاسمین، ڈاکٹر، دہلی: عرشیہ پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء،ص:۴۲

۸۔ رسالہ ''خیر خواہ ہند'' ایک عیسائی پادری آر سی ماتھر کی ادارت میں جاری ہوا یہ اُردو کا پہلا رسالہ ہے، جو ۱۸۳۷ء میں مرزا پور سے مشنری جذبہ کے تحت نکلا بنیادی مقصد عیسائیت کی تبلیغ و ترویج تھا۔ بحوالہ اُردو کی مجلّاتی صحافت ص:۳۹

۹۔ رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' اُردو زبان کا مشہور و معروف، مقبول، معاشرتی اور اصلاحی ماہنامہ تھا۔ جسے سر سید احمد خاں نے انگلستان سے واپسی پر ۲۴ دسمبر ۱۸۷۰ء کو علی گڑھ سے جاری کیا۔ اس ماہنامہ کا نام انگریزی میں محمڈن سوشل ریفارمر تھا۔ اس میں تمام مضامین اُردو میں چھپتے تھے۔ آٹھ یا بارہ صفحات پر مشتمل پرچہ چار آنے میں فروخت ہوتا تھا۔ اس کا مدعا مسلمانانِ ہند کو جدید تہذیب اور سائنس کے فیوض سے روشناس کرانا تھا تاکہ وہ ایک تہذیب یافتہ اور ترقی یافتہ قوم بن سکیں۔

بحوالہ آزاد دائرۃ المعارف، وکی پیڈیا، ۸ جون ۲۰۲۰ https://ur.m.w/kipedia.org

۱۰۔ انجمن پنجاب کا پورا نام ''انجمن اشاعت مطالب مفیدہ پنجاب'' تھا، انجمن کا قیام ۲۱ جنوری ۱۸۶۵ء کو عمل میں آیا بحوالہ انیسویں صدی میں پنجاب کی انجمنوں کی اُردو خدمات، عطاء الرحمٰن، ڈاکٹر (راقم الحروف)، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۱۶ء، ص:۱۱۱

۱۱۔ اخبار ''انجمن پنجاب'' ہفت روزہ تھا۔ اس کی ضخامت ۱۸ صفحات پر مشتمل تھی۔ اس کا پہلا نام اخبار/رسالہ انجمن اشاعت مطالب مفیدہ پنجاب تھا، اس کے سرورق پر ہما کی خیالی تصویر بنی ہوتی تھی، چناں چہ اس کا نام اخبار ''ہمائے پنجاب'' کہلایا، ازاں بعد اس کا نام ''اخبار انجمن پنجاب'' مشہور ہوا۔ مولوی محمد حسین آزاد اس کے پہلے ایڈیٹر تھے۔ بحوالہ، انیسویں صدی میں پنجاب کی انجمنوں کی اُردو خدمات، ص:۳۳۶

۱۲۔ رپورٹ ہفت سالہ، مطبوعہ رسالہ انجمن قصور، جلد ۸، شمارہ نمبر ۱، جنوری ۱۸۸۱ء، مطبع قادری قصور، ص ۱۴:

۱۳۔ ایضاً، ص:۱۶

۱۴۔ مولوی سیف الحق ادیبؔ (۱۸۴۶ء۔ ۱۸۹۱ء) دہلوی، غالبؔ کے شاگرد تھے۔ کلام کی اپچ دیکھ کر میرزا نے فرمایا:

''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات''، میوگزٹ، شفیق ہند، نسیم صبح، شام وصال، ایسے پرچے نکالے، اخبار کوہ نور کے ایڈیٹر بھی رہے۔ حیدر آباد دکن میں ساڑھے چار سو روپیہ ماہانہ پر پریس رپورٹر بھی رہے، انجمن قصور کے سیکرٹری اور ''رسالہ'' کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ادیب کا نکاح سید امیر علی کی صاحبزادی حمیدی بیگم سے ہوا تھا۔ ادیب نہایت اچھے خوش نویس تھے فن تاریخ گوئی میں سکہ رکھتے تھے۔ نمونے کے چند اشعار دیکھیے:

یوں ہوا حال ستم سے، ترے سودائی کا ــ آپ ہی شوق ہے گویا تجھے رسوائی کا
موت آ گئی مجھے، سرِ شام فراق میں ــ دشمن نے آج کام کیا، دوست دار کا

آئے تھے جب، تو لائے تھے کیا ساتھ واں سے ہم ــ حرمان و یاس لے کے چلے ہیں، یہاں سے ہم
خط دے کے میرا ان کو، الجھیو نہ، نامہ بر ــ ایسا نہ ہو، کہ میری بلا تیرے سر پڑے
لے جاؤ میرے سینے سے ناوک نکال کے ــ پر دل نکل نہ آئے کہیں، دیکھ بھال کے

بحوالہ: تلامذۂ غالب، مالک رام دہلوی، لاہور: گلوب پبلشرز، ۱۹۵۸ء، ص: ۳۲۔۳۰

۱۵۔ شاہزادہ میرزا نصیرالدین حیدر، فائؔی، دہلوی کا تعلق مغلیہ شاہی خاندان سے تھا۔ شاعر اور خوش نویس تھے۔ صحافت کا بھی وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ تو زک بابری کا سب سے پہلے اُردو ترجمہ انھوں نے کیا۔ ''رسالہ'' انجمن قصور کے ۱۸۷۵ء میں ایڈیٹر بھی رہے۔

http://mlpd.gov.pk/uakhbarurdu, 9-06-2020, Thursday, 1:15am

۱۶۔ رپورٹ ہفت سالہ، مطبوعہ ''رسالہ'' انجمن قصور، جلد ۸، نمبر ۱، جنوری ۱۸۸۱ء، ص: ۱۷

۱۷۔ رسالہ انجمن قصور، ۱۸۸۰ء، جلد ۷، نمبر ۴، بابت ماہ اپریل ۱۸۸۰ء

پیشانی پر یہ شعر لکھا ہوتا تھا:

حکمت طلب و بزرگی آموز ے تابہ نگرند روزت از روز

جبکہ نظامی (لیلی ومجنوں) از نظامی ای چاردہ سالہ قرہ العین میں یوں لکھا ہے:

دانش طلب و بزرگی آموز ے تابہ نگرندروزت از روز

http://fa.m.wikisource.org.3:30pm

بخش ۹، درنصیحت فرزند خود محمد نظامی نظامی (خمسہ) لیلی ومجنون میں یوں لکھا ہے:

ای چاردہ سالہ قرۃ العین بالغ نظر علوم کونین

آں روز کہ ہفت سالہ بودی چون گل بہ چمن حوالہ بودی

واکنون کہ بہ چار دہ رسیدی چون سرو براوج سرکشیدی

غافل منشین نہ وقت باز یست وقت ہنر ایست و سرفرازیست

دانش طلب وبزرگی آموز

تابہ نگرند روزت از روز

https://gmjoor.net>leyli.majmoon. 3:45pm

۱۸۔ منشی غلام نبی خاں صاحب بہادر قصور میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے پر تعینات تھے اور انجمن قصور کے پریذیڈنٹ تھے۔ نیز ''دستور العمل پٹواریاں'' کتاب کے مؤلف تھے، یہ کتاب مطبع قادری قصور سے طبع ہوئی تھی۔

۱۹۔ مولوی محمد حسین آزادؔ گورنمنٹ کالج لاہور میں عربی کے پروفیسر تھے اور انجمن پنجاب کے اخبار کے ایڈیٹر تھے۔ آزاد کے بیشتر مضامین ''رسالہ'' انجمن قصور میں شائع ہوئے۔

۲۰۔ رپورٹ ہفت سالہ، رسالہ انجمن قصور، ۱۸۸۱ء، ص: ۹۵

☆......☆......☆